ملی یکجہتی کونسل...... اخلاص کی ضرورت

اداریہ

ملی یکجہتی کونسل کو قائم ہوئے چند ماہ ہوئے ہیں اسکے اولین مقاصد میں وطن عزیز سے فرقہ واریت کو ختم کرنا تمام مکاتب فکر کے درمیان اتحاد، یکجہتی، یگانگت اور بھائی چارے کی فضاء کو فروغ دینا ہے جس کے لئے کونسل کے کئی اجلاس مختلف مقامات پر منعقد ہو چکے ہیں اور کونسل نے پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دی جس نے تمام دینی جماعتوں کے لئے ایک ضابطہ اخلاق مرتب کیا۔ جس کی روشنی میں وطن عزیز میں پائی جانے والی مذہبی کشیدگی کافی حد تک کم ہوئی ہے اور اب حال ہی میں کونسل کا دستور بھی منظور کرلیا گیا ہے۔ کونسل میں شامل پندرہ جماعتوں نے اس پر دستخط کردیئے ہیں۔

کونسل اپنے مقاصد کے حصول میں بڑی جدوجہد کے باوجود کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہ کرسکی۔ خاص طور پر فرقہ وارانہ فساد کو روکنے میں ناکام رہی سپاہ صحابہ اور سپاہ محمد کے درمیان پائی جانے والی کشیدگی بھی بدستور قائم ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان دونوں جماعتوں نے کئی مرتبہ کونسل کا بائیکاٹ کرنے اور علیحدگی اختیار کرلینے کی دھمکیاں بھی دی ہیں اس کے ساتھ ساتھ کونسل میں شامل تمام مکاتب فکر کے درمیان بھی کوئی زیادہ ہم آہنگی نہ ہوسکی۔ جس کے بہت سے عوامل اور اسباب ہوسکتے ہیں مگر ہم یہاں صرف ایک سبب کی طرف اشارہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

کوئی کام اس وقت تک خیر و برکت کا باعث نہیں بن سکتا جب تک اس میں خلوص نیت کے ساتھ محنت نہ کی جائے کونسل کا قیام ایک ایسے وقت میں ہوا۔ جب وطن عزیز میں فرقہ وارانہ فساد عروج پر تھا ایسی جذباتی فضا میں مختلف دینی جماعتوں کا کسی خاص نقطے پر جمع ہوجانا مشکل نہ تھا اخلاص سے خالی ملی یکجہتی کونسل کا قیام عمل میں آگیا۔ ہم بدنظمی یا شبہات کا اظہار کسی خاص جماعت پر نہیں کررہے۔ بلکہ یہ حقیقت ہے جس سے انکار بھی ممکن نہیں

اس کی بڑی دلیل ان جماعتوں کے رویے سے ظاہر ہے جن کے متضاد بیانات آئے دن اخبارات کی زینت بن رہے ہیں۔ مثال کے طور پر کونسل کے قیام کے وقت یہ بات طے پائی کہ اسے سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہیں کیا جائے گا جبکہ کونسل میں شامل بعض جماعتیں اسے کوچہ سیاست میں گھسیٹنے کی ہر ممکن کوشش کررہے ہیں ان کی پہلی اور آخری خواہش ہے کہ جتنی جلدی ہوسکے کونسل کو سیاسی پلیٹ فارم کے طور پر استعمال کیا جائے جبکہ بعض جماعتیں سختی سے اس کی تردید کرتی ہیں اور برملا اس کی مذمت کرتی ہیں اور انہوں نے متنبہ کیا ہے کہ اگر کونسل کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا تو اس کی مزاحمت کی جائے گی۔ کیونکہ ان جماعتوں کو خدشہ ہے کہ اگر ایسا کیا گیا تو اسکا سراسر فائدہ پیپلزپارٹی کو جائے گا جس کے لئے وہ کسی طور رضامند نہیں۔ وہ جماعتیں جو اسکو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کرنا چاہتی ہیں انہیں اپنی وقعت کا علم ہے کہ وہ تنہا کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ جبکہ وہ کونسل کے ذریعے زندہ رہنا چاہتی ہیں اور ذاتی خواہش کے لئے کونسل کو استعمال کرنا چاہتی ہیں ان کا سابقہ کردار بھی عوام کے سامنے ہے یہی وجہ ہے کہ اب کوئی ان پر بھروسہ نہیں کرتا۔

حقیقت میں یہ سب عدم اخلاص کا نتیجہ ہے اگر کونسل میں شامل تمام جماعتیں مخلص ہوکر کونسل کے دستور اور ضابطہ اخلاق کی پابندی کریں تو کوئی وجہ نہیں ان میں باہمی اعتماد پیدا نہ ہو اور نہ ہی کوئی جماعت کونسل کو اپنی ذاتی انا کے لئے استعمال کرسکے گی۔۔ چونکہ نیت میں پہلے سے ہی فتور موجود ہے لہٰذا اس کی تکمیل کے لئے مکروہ عزائم کا اظہار گاہے بگاہے ہوتا رہتا ہے۔ ہم تمام جماعتوں کے سربراہان سے گزارش کریں گے کہ وہ پہلے ہی بہت کچھ گنوا چکے ہیں اور عوام کی نظروں میں بھی معتوب ہیں اگر اب بھی انہوں نے اپنا رویہ درست نہ کیا تو تاریخ انہیں کبھی معاف نہیں کرے گی اور اخلاص پیدا کریں اور باہمی تعاون اور اعتماد کی فضاء پیدا کریں کونسل کو صرف ان مقاصد کے لئے ہی محدود رکھیں جس کے لئے اس کا قیام عمل میں آیا ہے اگر وہ اس کے مقاصد میں اضافہ کرنا چاہتے ہیں تو اخباری بیانات سے پہلے مل بیٹھ کر اس کا فیصلہ کرلیں۔ امید ہے تمام قائدین ہماری گزارشات پر ہمدردی سے غور فرمائیں گے۔